صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 15 دسمبر 2003ء بمطابق 20 شوال 1424 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ○ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ○ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ○ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔

(ترجمہ): پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہوگا۔ جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا۔ اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی تھی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔ اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔ جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔ وآخِرُ الدَّعوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مولانا محمد مجاہد صاحب!

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! مین اس ایوان کی اور آپ کی توجہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د کومې قاعدې لاندې پاڅیدې؟

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے۔ گزشتہ پندرہ دنوں سے ہمارے نوشہرہ سٹی میں سوئی گیس بند کر دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کو انتہائی تکلیف ہو رہی ہے۔ عوام بیس بیس اور بائیس روپے فی بوتل تیل لا کر جلا رہے ہیں اور نہ منیجر سنتا ہے اور نہ اس کا کوئی دوسرا آفیسر سنتا ہے۔ جواب کوئی نہیں دیتا۔ میں پروٹسٹ کرتا ہوں کہ اب حکومت اتنی شرافت سے کام نہ لے اور اس شخص کو حکومت کو بدنام کرنے کی اتنی ڈھیل نہ دے کہ وہ عوام کو تکلیف پہنچائے۔

جناب سپیکر: لفظ* + +میں ریکارڈ سے حذف کرتا ہوں۔ جی۔ مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس ایشو کے بارے میں ہے۔ گیس کے۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: اسی ایشو کے بارے میں ہے۔ مسئلہ اپنے علاقے کا ہے۔ جیسے مجاہد صاحب نے فرمایا، ایبٹ آباد میں آج کل شدید سردی ہے۔ پہاڑوں پر برف باری ہو رہی ہے اور پچھلے تین چار دنوں سے ایبٹ آباد سوئی گیس کی بدترین Shortage کا شکار ہے۔ تمام لوگوں کے چولہے بند ہو چکے ہیں۔ لوگ کیروسین آئل اور تیل کے چولہے خریدنے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ اور اس وقت بھی ایبٹ آباد میں لاء اینڈ آرڈر کی Situation پیدا ہو رہی ہے مجھے ابھی وہاں سے فون آیا ہے۔ میری اس معزز ایوان کی وساطت سے فیڈرل منسٹر فار لاء، آئل اینڈ گیس سے التماس ہے کہ وہ اس معاملے کو خود دیکھیں اور اگر ضرورت محسوس ہوئی، چونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جب سے سی این جی شروع ہوئی ہے تو کس پلاننگ کے تحت کام ہوا ہی نہیں ہے تو اس وجہ سے یہ Shortage ہو رہی ہے۔ اگر ہیوی انڈسٹری کو بھی وقتی طور پر بند کرنا پڑتا ہے تو بند کیا جائے۔ لیکن عام Consumer کو اس وقت گیس کی اس Shortage سے نجات

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

دلائی جائے۔

جناب سپیکر: شہزادہ گستاسپ خان صاحب۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: د دې نه ورروستو۔

قائد حزب اختلاف: سر! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مسئلہ یعنی گیس کی Shortage اور لوڈ شیڈنگ ایک بہت ہی گھمبیر صورتحال اختیار کر چکا ہے ان علاقوں میں کہ جن میں یہ گیس پہنچائی گئی ہے۔ اب لوگوں کے پاس متبادل کوئی انتظام نہیں ہے۔ اور وہ زبردست پریشانی کا شکار ہیں اور دوسری بات جو میں یہاں پر عرض کروں گا سر، کہ دو دن پہلے ایک بڑا دردناک واقعہ ایبٹ آباد میں پیش آیا، ایک ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ جس میں پندرہ افراد ہلاک ہوئے ہیں اور کوئی چونتیس، پینتس لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ تو میری حکومت سے یہ درخواست ہو گی کہ ایک تو ہم ان کے لواحقین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں۔ اور ان کے لئے دعا کیجائے اور دوسرا یہ ہے کہ ان کو مناسب معاوضہ دیا جائے کیونکہ وہ غریب لوگ تھے۔ سڑکیں خراب ہونے کی وجہ سے یہ حادثات پیش آتے ہیں اور ان میں مسافروں کی کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ اگر ان کے لئے راستے ٹھیک ہوں، سڑکیں ٹھیک ہوں اور ان کے لئے حکومت مناسب بندوبست کرے۔ گاڑیوں کی ٹھیک طرح سے چیکینگ ہو۔ جو اتھارٹیز ان کے لئے قائم کی گئی ہیں وہ اگر Properly function کریں۔ تو ان ایکسیڈنیٹس سے بچا جا سکتا ہے۔ تو غفلت کی بناء پر یہ واقعات پیش آتے ہیں۔ اس لئے وہ لوگ جو اس حادثہ میں جان بحق ہو چکے ہیں، ان کا حق بنتا ہے کہ انہیں معاوضہ دیا جائے کیونکہ ان کے بال بچے ہیں وہ غریب لوگ ہیں اس لئے وہ بسوں میں سفر کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ حکومت ہاتھ بٹھائے۔ اور جو زخمی ہیں، ان کو مفت علاج فراہم کیا جائے، Thank you سر۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب! میرے خیال میں چونکہ واقعہ آپ کے حلقے سے متعلق ہے تو آپ بھی کچھ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ برابر کے شریک ہیں اس اندوہناک حادثے میں۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! آپ کی اور اس ایوان کی توجہ اس واقعہ کی طرف سے دلانا چاہتا ہوں، جیسے کہ میرے اپوزیشن لیڈر گستاسپ خان نے بات کی لیکن وہ اس واقعے سے اتنے واقف نہیں ہوں گے۔ جس طرح میں نے دو راتیں اور دو دن ہسپتال میں گزارے ہیں اور لوگوں کے پاس سے میں ہو کر آیا ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ وہ کس کرب سے گزر رہے ہیں۔ یہ ایک المناک واقعہ ہوا ہے جس میں چودہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور پچیس، تیس ہسپتال میں زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی میری Constituency میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ جس میں پندرہ لوگوں کی موت واقع ہوئی ہے۔ پچھلی دفعہ تو گورنمنٹ نے تعزیت بھی نہیں کی تھی، اس دفعہ میں صوبائی گورنمنٹ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے، سردار ادریس صاحب گئے تھے۔ یہ بھی ہمارے ساتھ ہر جگہ گئے ہیں، ہسپتال بھی گئے اور اس وجہ سے ان لوگوں کو ذہنی ریلیف بھی ملا ہے۔ انہوں نے وہاں پر کچھ ہدایات بھی دی ہیں۔ سردار یعقوب صاحب بھی تھے۔ میں بھی ساتھ تھا لیکن اس میں مالی امداد کا مسئلہ رہتا ہے۔ پچھلا بھی رہتا ہے۔ وہ تو چلیں جو گزر گیا وہ گزر گیا۔ میں آپ اور اس ایوان کے ذریعے گورنمنٹ سے گزارش کرتا ہوں کہ ان کو خواہ مخواہ معاوضہ دیا جائے۔ اگر فرض کیا۔ گورنمنٹ اتنی کنگال ہو گئی ہے۔ تو مجھے جو اے ڈی پی دی گئی ہے، میرے علاقے کو جو اے ڈی پی دی گئی ہے۔ وہ بھی چونکہ عوام کی اے ڈی پی ہے۔ اس سے بھی جو Developmental کام کرنے ہیں وہ عوام کے لئے ہی کرنے ہیں یہ لوگ Scattered areas کے مختلف Villages سے تعلق رکھتے ہیں جن کی Death ہو گئی ہے۔ یہ اے ڈی پی پر کٹ لگا کر اگر یہ پیسے ان کو دیتے ہیں تو دیں لیکن یہ پیسے ان کو ضرور ملنے چاہئیں۔ اس لئے میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔ امان اللہ حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ: شکریه، جناب سپیکر! د ګیس مسئله وړاندې ده، زمونږه معزز اراکینو د هغې بحث اوکړو۔ دا یو ډیر ګھمبیر صورت اختیار دی او یقیناً دغه مسئله زما په حلقه کښې خصوصاً په حیات آباد کښې او یونیورسټی روډ باندې دا مسئله ده او دا داسې حساسه علاقه ده چې وړاندې هم په دغه مسئله باندې

ډیر نقصسانات شوي دی۔ نو زه د معزز ایوان په ذریعه سره جناب سپیکر صاحب، ستاسو په خدمت کښې درخواست کومه چې د غه مسئله مرکز سره په ښه طریقے سره حل کړے شی چې زمونږه دا مسئله گھمبیر شکل اختیار نه کړی۔

جناب سپیکر: وړومبے خو دهغه مرحومینو په حق کښې امان الله حقانی صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سپیکر صاحب! اگر اجازت ہو تو۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اگر اجازت ہو تو میں بھی دو الفاظ کہنا چاہو نگی۔

جناب سپیکر: حادثے کے بارے میں؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی۔ حادثے کے بارے میں Definitely اتنا کچھ کہہ چکے ہیں۔ سب لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں سب۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: لیکن میری ایک گزارش ہے اس حکومت سے کہ چونکہ گیس کا مسئلہ بہت گھمبیر ہو چکا ہے تو کوئی ایسی صورتحال ہونی چاہیئے کہ غربت بھی ہے، بے روزگاری بھی ہے اور کسی قسم کی ملازمتیں بھی نہیں ہیں۔ تو جن لوگوں پر اس وقت پریشر ہو رہا ہے مٹی کے تیل اور دوسرے ایندھن کا ذریعہ خود اپنے لئے فراہم کرنے کا اور جو تیل کے چولہے خریدے جا رہے ہیں تو یہ ایک بہت بڑا بوجھ بن چکا ہے۔ جو غریب عوام ہیں۔ یا تو آپ مٹی کے تیل کی قیمتیں کم کر دیں۔ چولہوں کی قیمتیں کم کر دیں۔ تو شاید اس سے کچھ ہو۔ دوسری بات یہ ہے جناب، کہ جنگلات پر بھی اس کا ایک بہت بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ آپ کے جن ٹھنڈے علاقوں میں گیس آتی ہے ان میں جب گیس بند ہو جائے گی تو اس سے Environmental strategy ہماری بڑی Disable ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: امان اللہ حقانی صاحب! آپ سے درخواست ہے کہ موحومین کے لئے دعائے معفرت فرمائیں۔ پھر میں سردار ادریس صاحب کو زحمت دوں گا کہ وہ حادثے اور سوئی گیس کے معاملے میں ایوان کو اعتماد میں لیں۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب میری اس درخواست میں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر دعائے معفرت کی گئی)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: میری اس درخواست میں۔۔۔۔۔

جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر صاحب! میں بھی اس ایوان کا ایک حصہ ہوں، مجھے بھی آپ اجازت دیں، مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: نثار صفدر جدون صاحب! آپ مجاہد صاحب بیٹھ جائیں جی۔

جناب نثار صفدر خان: جناب ہمارے ضلع میں ایک المناک ایکسیڈنٹ ہوا ہے جس میں پندرہ آدمی ہلاک ہوئے ہیں، اس سے پہلے پچیس آدمی ہلاک ہوئے تھے۔ ہماری پوری گورنمنٹ، جو صوبائی گورنمنٹ ہے۔ ایم ایم اے کی گورنمنٹ ہے، کسی نے بھی تعزیت کا ایک کلمہ تک نہیں کیا ہے۔ میں نے سینیئر منسٹر صاحب سے ٹیلی فون پر بات کی ہے۔ کہ میرے علاقے میں اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے، ہمارے ضلع میں اتنا بڑا حادثہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ لیکن اس میں پچیس آدمی ہلاک ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ تیس کے قریب شدید زخمی ہوئے ہیں۔ نہ کسی کو ریلیف دیا گیا ہے اور نہ کسی نے تعزیت کی ہے۔ میری ابھی بھی ان سے ریکویسٹ ہے کہ یہ جو چودہ آدمی ہلاک ہوئے ہیں، ان لوگوں کی بھی مدد کی جائے۔ وہ بھی غریب لوگ تھے۔ میں ایوان کو اور سردار صاحب کے حلقے کے بھی لوگ تھے، سردار صاحب بد قسمتی سے ان دنوں انگلینڈ گئے ہوئے تھے ورنہ ہمارا مسئلہ کچھ نہ کچھ حل ہو جاتا۔ میں ابھی بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب! گیس کے بارے میں اور جو ایکسیڈنٹس ہوئے ہیں، ان کے بارے میں۔۔۔۔۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! گیس کے سلسلے میں عرض ہے کہ میں بھی وہی ایبٹ آباد میں تھا اور وہاں پر شدید سردی کی وجہ سے لوگوں کو جو تکالیف برداشت کرنا پڑ رہی ہیں۔ گیس کی Disconnection کی وجہ سے، اگر گزشتہ تین چار دن سے یہاں پر اگر گیس نہیں ہے تو کم از کم کوئی متبادل استعمال یہاں پر دوسرے ذرائع سے ہو سکتے ہیں لیکن وہاں پر لوگ شدید مشکلات کا شکار ہیں اور اس ضمن میں میری چیف منسٹر صاحب سے بھی بات ہوئی ہے۔ وفاقی حکومت سے وہ Contact کر رہے ہیں۔

میری ایوان سے درخواست ہے کہ اگر وہ یہاں پر کوئی اس طرح کا Resolution لانا چاہیں تو اس کو ہم Support کریں گے اور ہم از خود صرف Resolution پر اکتفا نہیں کریں گے بلکہ چیف منسٹر صاحب اور ہم خود بھی وہاں نوریز شکور سے بات کریں گے کہ اس گیس کے مسئلے کو حل کیا جائے۔ لیکن وہاں پر جو سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ یہ ہے جو سی این جی پمپس ہیں وہ ساری گیس Suck کر لیتے ہیں اور وہاں پر دوسرے لوگوں کو چونکہ اس پہلے یہ Problem نہیں تھی۔ تھوڑی بہت Problem پچھلی سردیوں کے دوران ہوئی، لیکن اس دفعہ بہت زیادہ پرابلم ہے۔ جو سی این جی پمپس کے ذریعے سے ہو رہا ہے۔اس کے لئے جب تک وہ کوئی طریقہ کار اختیار نہیں کرتے۔ اس کے لئے کوئی Alternate نہیں کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سے انہوں نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ اگر انڈسٹری بند بھی ہو جائے لیکن کم از کم لوگ سردی سے محفوظ تو رہ سکیں۔اس سلسلے میں انشاءاللہ ان کے ساتھ Detail میں بات کی جائے گی۔ دوسری بات کہ میں خود پرسوں ہسپتال گیا تھا اور ہسپتال میں کل بھی گیا تھا۔ وہاں پر میں نے ایم ایس کی طرف سے جتنے بھی وہاں لوگ تھے ان کے جو دیکھنے والے تھے۔ لواحقین تھے، ایک بات سب نے کہی ہے کہ ہسپتال کے عملے نے ایم ایس وہاں موقع پر موجود تھے، بڑے اچھے طریقے سے Treatment کی ہے۔ لودھی صاحب بھی میرے ساتھ تھے اور میرے ساتھ اپنے دوسرے ایم پی ایز موجود تھے اور وہاں پر کوئی اس طرح کی شکایت نہیں ہوئی ہے کہ صوبائی حکومت یا وہاں ہسپتال کے عملے یا ڈاکٹرز نے کسی قسم کی غفلت کا مظاہرہ کیا ہو۔ میں نے ایم ایس کو کہا ہے کہ وہ ہمیں رپورٹ دیں کہ کس کس زخمی کو کتنی کتنی امداد چاہیئے اور علاج پر کتنا خرچہ ہو گا؟

<u>Mrs. Riffat Akbar Swati</u>: Sir excuse me, I would like to interrupt here.

کہ وہاں پر زخمیوں کی جو حالت ہے I am sorry to say عملہ وہاں پر خیال کر رہا ہے لیکن وہ اتنے غریب لوگ ہیں کہ ان کے پاس ادویات اور انجکشنز کے پیسے تک نہیں ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی وہ بات کر رہے ہیں پہلے انہیں بات کرنے تو دیں۔ پلیز۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی</u>: مجھے بات کرنے تو دیں۔ جو محترمہ مجھے معلوم ہے کہ آپ یہاں پر موجود ہیں اور آپ کو وہاں پر، اس ضمن میں ان کو مکمل طور پر ادویات فری دی جاری ہیں اور میں نے وہاں ان کو کہا ہے کہ

جتنی بھی ادویات ہوں، خواہ وہ کتنی ہی مہنگی ہوں آپ انہیں مہنگی ترین ادویات فری دیں۔ دوسرا مرکز کی طرف سے سردار یعقوب صاحب وہاں پر موجود تھے، انہوں نے بھی کہا ہے کہ ادویات کے سلسلے میں کہیں بھی کوئی بھی پریشانی نہ ہو۔ چونکہ جو زخمی ہے، وہ کسی کا بھائی ہے، کسی کی بہن ہے تو وہ سب کے لئے برابر ہیں۔ اس میں Treasury benches یا اپوزیشن کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، یہ ہم سب کا مسئلہ ہے اور تمام لوگوں کا مسئلہ ہے۔ یہ ہمدردی کا مسئلہ ہے۔ اس میں نہ نمبر Score کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ نہ دوسری طرح کی ایسی کوئی بات ہے۔ جہاں تک شہداء کا تعلق ہے، اس سلسلے میں ہم چیف منسٹر صاحب سے بات کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی ہو سکا اس سلسلے میں تو انشاء اللہ تعالیٰ صوبائی حکومت ضرور کرے گی۔ لیکن ان حادثوں کے سدباب کے لئے، چونکہ یہ دوسرا بڑا حادثہ ہے، پہلا حویلیاں میں ہو چکا ہے تو اس سلسلے میں یہ تیسرا بڑا حادثہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے سدباب کے لئے ہم انکوائری کریں گے۔ کہ اس کو ہم کس طرح سے بہتر کر سکیں۔ ان تمام جو R.T.A اور ریگولیٹری باڈیز ہیں تو ایسی بسوں اور ایسے لوگوں کی وہاں پر ضرور سالانہ چیک ہونی چاہیئے اور ایسے ڈرائیورز جو اس طرح سے ڈرائیونگ کرتے ہیں جو Reckless ڈرائیونگ کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگوں کی جانوں سے کھیلتے ہیں۔ اس پر بھی ہم ان شاءاللہ تعالیٰ ضروری Instructions دیں گے، چیف منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے اس سلسلے میں اور ہم بالکل آگاہ ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جاوید خان مہمند صاحب۔

<u>جناب قلندر خان لودھی:</u> منسٹر صاحب نے جیسے فرمایا کہ گیس کے بارے میں اگر ایک قرارداد ہم لے آئیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ Draft کر لیں۔ لے آئیں، تو ان شاءاللہ ہم بالکل، آپ رولز کے مطابق، جی جاوید خان مہمند صاحب۔

<u>جناب جاوید خان مہمند:</u> شکریه جناب سپیکر صاحب! تاسو خو د مولانا مجاهد صاحب چې په مرکزی شعبه باندې کومه گیس سره Related ده، په هغې باندې خبره اوکړه۔ خو اګرچه په بجلئ باندے زمونږه دوه گهنټے کوهاټ روډ بند وو

چې روز لوډ شیډنګ دے ، روز روز، هر دوه منټه پس بجلی بندیږی۔ د دې باندے هم تاسو څه خبره اوکړی چه آئنده د پاره دوی د دې نه منع شی۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: Questions Hour.

سوال نمبر372،جناب سعید گل صاحب۔(Absent)۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: د دې نه علاوه د بجلی Over billing راځی۔

جناب سپیکر: موجود نہیں ہیں۔ سوال نمبر 600 جناب عتیق الرحمان خان۔ موجود نہیں ہیں۔ سوال نمبر 613،جناب نثار صفدر خان صاحب۔

جناب نثار صفدر خان: یہ تو ہمیں ابھی ملا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی ملا ہے؟تو مطلب یہ ہے کہ سپلیمنٹری کوئسچن اگر۔۔۔۔۔

جناب نثار صفدر خان: ابھی ملا ہے جی۔ آخر میں اگر مجھے ٹائم دے دیں جی۔ سر ریکویسٹ ہے جی۔ یہ ابھی ملا ہے۔ میں دیکھ لیتا ہوں۔ پھر اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

جناب نثار صفدر خان: سر! ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: Nextسوال نمبر641،انجنیئر محمد طارق خٹک صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ سوال نمبر642، جناب محمد امین خان صاحب۔

جناب محمد امین: ماته جی دا کوئسچن ملاؤ شوې نه دے۔ کاپی ئے راکړې ده خو شته پکښې نه۔

جناب سپیکر: جواب د اوکتو؟

جناب محمد امین: نشته پکښې جی۔ جواب شته نه پکښې۔

جناب پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر! سپیکر صاحب! ایک ریکویسٹ میں کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر! یہ کوئسچن کا طریقہ کار قانون کے مطابق اور رولز کے مطابق یہ ہے کہ یہ ایک دن پہلے ہمیں ملنے چاہیئے تھے۔ ابھی سوالات آج آئے ہیں۔ تو یہ محکمہ بلدیات کے وزیر کی ذمہ داری تھی کہ وہ پرسوں یہ پیش کر دیتے۔

ابھی جو سوالات آئے ہیں تو کس طرح ایک ممبر اپنے سوالات پوچھ سکتا ہے۔ انہوں نے خود ایک چیز پڑھی بھی نہیں ہے۔ کہ میں نے کیا سوالات کئے تھے اور جوابات کیا ہیں۔ تو بالکل غلط طریقہ ہے۔ ان کو کس دوسری تاریخ کے لئے پنڈنگ رکھیں۔ یہ رولز کے خلاف ہے۔ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔ سردار ادریس صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: چونکہ Friday کو مولانا نورانی صاحب کی رحلت کی وجہ سے ہمارا بزنس مکمل طریقے سے نہیں ہو سکا تھا اور میں خود بھی کراچی چلا گیا تھا۔ لیکن کوئسچنز اس سے پہلے تیار تھے۔ سارے کوئسچنز ہم نے بھجوا دیئے تھے۔ اور یہاں پر کچھ کوئسچنز مجھے دوستوں نے کہا ہے کہ یہاں پر سارے موجود تھے۔ اسمبلی کے اندر۔ سب کی Tables پر موجود تھے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! اس دن کے کوئسچنز تو ہمارے ہاتھ میں ہیں۔ جس دن شاہ احمد نورانی صاحب فوت ہوئے تھے۔ لیکن سوال تو اسمبلی میں نہیں آئے تھے۔ اس لئے وہ سوال پہلے آئے۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے روز تو کوئسچنز نہیں ہوتے۔ یہ تو آج کے لئے ہیں۔

میاں نثار گل: نہیں، اس دن جو سوال ہمیں Handover ہوئے تھے، وہ تو ابھی Debate نہیں ہوئے ہیں اور وہ سوال ہمارے ہاتھوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: تو مطلب ہے کہ -----

مولانا امان اللہ: کله چې اجلاس هغه بله ورځ ختمیدو نو تاسو اووئیل چې دغه سوالات به راروان نشست کښې پیش کیږی نو پکار ده چې چاته ملاؤ شوې وی چې خپل کوئسچنز هغوې کتلے دے، چې هغوې پوره Study کړے وے۔

جناب سپیکر: اصل میں بات یہ ہے کہ جو میں نے ایجنڈا دیکھا ہے تو تین چار جو کوئسچنز ہیں۔ صرف ان کے جوابات تھے اور باقی کے محکمے کی طرف سے بالکل جوابات موصول نہیں ہوئے تھے۔ آئندہ کے لئے یہ پریکٹس بند ہونی چاہیئے اور معزز اراکین کے سوالات کے جوابات بروقت اسمبلی سیکرٹریٹ کو پہنچنے چاہیئے۔ یہ پریکٹس آئندہ کے لئے بند ہونی چاہیئے۔ میرے خیال میں اگر آپ لوگ یہ تجویز کریں یہ کہ کل لیں گے تو کل ہم یہ لے لیں گے۔ ایریگیشن آئندہ اس کے بعد لیں گے۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: Item No. 3. Leave applications.

جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اسمائے گرامی جناب افتخار احمد خان جھگڑا صاحب، ایم پی اے، آج سے 17 تاریخ تک کے لئے؛ محترمہ غزالہ حبیب صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، ایم پی اے، آج سے 18 تاریخ تک کے لئے؛ جناب امیر زادہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ سیمین محمود جان، ایم پی اے، آج اور کل کے لئے؛ جناب اختر نواز خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب حسین احمد کانجو صاحب، منسٹر، آج کے لئے؛ اور محترمہ یاسمین خان، ایم پی اے، آج اور کل کے لئے۔ بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is grant. Next, Item No. 6.

(Interruption)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ٹی بریک کر لیں۔ باقی ایجنڈا ٹی بریک کے بعد لے لیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں-----

جناب عبدالاکبر خان: اگر آپ ٹی بریک-----

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں، اگر آپ ٹی بریک نہیں کرنا چاہتے۔ تو پھر مطلب ہے Continue کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ٹی بریک تو کریں گے لیکن بات یہ ہے کہ ایک تو چالیس منٹ اجلاس تاخیر سے شروع ہوا ہے۔ تو میں معزز اراکین سے استدعا کروں گا کہ آئندہ کے لئے وہ وقت کی پابندی کریں۔ وقت پر حاضری یقینی بنائیں تاکہ اس معزز ایوان کا وقت ضائع نہ ہو۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایڈجرنمنٹ موشن لے لیتے ہیں۔ ابھی کافی وقت ہے۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, to please move his adjournment motion No. 260, In the House. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA.

(Interruption)

جناب سپیکر: یہ تو ہیلتھ سے متعلق ہے۔ تو آپ کے پاس اس وجہ سے نہیں ہے نا Concerned Minister کے پاس ہوگا۔ یہ تو جب وہ پیش کریں گے تو پھر Cabinet سے میں پوچھوں گا۔ جی پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! دا استحقاق ما پیش کړے وو او دا، اګر چه هغه ہپستال کښې خو ډاکټران اوس هم څه نشته۔ خو ډی جی هیلتھ مهربانی کړې ده یو ډاکټر ئے رابدل کړے دے۔ نو د دې وجه زه به ئے -----

جناب سپیکر: نو مطلب دا دے چې پریس کوے ئے نه۔

جناب پیر محمد خان: نه پریس کومه۔

Mr. Speaker: Thank you. Not pressed.

انہوں نے پیش ہی نہیں کیا۔

(قہقہہ)

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his Adjourned Motion No. 264, in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو سر۔ جناب سپیکر! کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔ کہ مرکز اپنے بجٹ آٹھ سو ارب روپوں کا اعلان کرتی ہے اور Divisible pool پانچ سو دس ارب روپوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان بقایا تین سو ارب روپوں میں ہمارے صوبے کا حصہ سولہ ارب روپے ہے اور ہمارے صوبے کو سولہ ارب روپوں سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس سے انتہائی بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔ Am I allowed?۔

Mr. Speaker: Yes.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم Topic پر بولنے کا موقع دیا۔ ویسے تو General Discussion، N.F.C پر جب بات ہو گی تو اس میں کر لیں گے۔ لیکن چونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔ میں اس کو Generalize نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے اس کو الگ دے دیا۔ ورنہ اگر اس Discussion میں ہم اس پر بات کرتے تو ایک General Discussion آجاتی۔ اور ایک Specific بات نہ ہوتی۔ اس لئے میں نے اس کو Specific بنا کر اس پر آج میں یہ Adjourned Motion لایا ہوں۔ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! دنیا کا قانون ہے اور ایک Social contract ہے کہ جب State اور Federation جو Federating units ہوتے ہیں۔ لوگ پیسے دیتے ہیں State کو تاکہ وہ ٹیکسوں کی مد میں، وہی پیسہ ان پر دوبارہ خرچ کیا جائے۔ اب جناب سپیکر! انتہائی افسوس کا مقام ہے، میں اس Discussion میں ابھی نہیں جانا چاہتا کہ کتنا فیصدی ہونا چاہیئے اور کتنا فیصدی نہیں ہونا چاہیئے وہ تو Percentage کی بات ہے۔ جب جنرل ڈسکشن ہو گی تو اس پر بات کریں گے۔ لیکن یہ جو واقعہ ہوا ہے۔ ہمارے ساتھ، اور میں خاص کر اپنے صوبے کی بات اس لئے کروں گا جناب سپیکر! کہ یہ بات نہ میں کرتا ہوں، نہ N.G.Os کی بات ہے نہ اکنامکس سروے کی بات میں کرتا ہوں، سٹیٹ بنک آف پاکستان یہ کہتا ہے کہ صوبہ سرحد پاکستان کا سب سے زیادہ غریب صوبہ ہے اور یہاں پر غربت کی شرح ان کے کہنے کے مطابق پنتالیس، چھیالیس، سنتالیس فیصد ہے۔

جناب سپیکر: سنتالیس فیصد۔

جناب عبدالاکبر خان: اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر دیہاتوں میں جائیں تو یہ پچاس فیصد سے زیادہ حصہ بنتا ہے۔ جناب سپیکر! آپ جب فیڈرل بجٹ دیکھتے ہیں تو اس سال کا جو بجٹ ہے وہ آٹھ سو ارب روپوں سے زیادہ کا ہے لیکن Divisible pool میں جو پیسہ صوبوں اور مرکز کے درمیان تقسیم ہوتا ہے Percentage خواہ کچھ بھی ہو۔ وہ پانچ سو دس ارب روپوں کا ہے۔ تقریباً تین سو ارب روپے، ایسے ہیں کہ جو کہ مرکز اپنے ساتھ At source رکھتا ہے۔ یعنی اس کا کوئی بھی ذکر نہیں ہے۔ اور یہ پیسہ وہ پیسہ ہے

جو Consumer item پر لوگوں سے لیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر! اگر پٹرول یا ڈیزل پر سرچارج لیا جاتا ہے تو یہ ایک عام آدمی سے لیا جاتا ہے۔ پھر اگر کرائے بڑھتے ہیں۔ مالوں کی قیمت بڑھتی ہے۔ تو یہ عام آدمی سے لیا جاتا ہے۔ لیکن جناب سپیکر وہ Divisible pool کا حصہ نہیں بنتا۔ اب چونکہ N.F.C Constitute ہوگئی ہے۔ اور اس کا ایوارڈ آنے والا ہے۔ تو جناب سپیکر میں چاہتا ہوں کہ یہ صوبائی اسمبلی جو اس صوبے کے عوام کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ صوبائی اسمبلی جہاں پر عوام کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں، یہ صوبائی اسمبلی جو اس ملک کے سب سے غریب صوبے کے عوام کی نمائندگی کرتی ہے، یہ صوبائی اسمبلی اس صوبے کے ان پسماندہ علاقوں، غیر ترقیاتی علاقوں کے لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے، کو اس مسئلے پر بحث کی اجازت ہو اور اس کو Admit کر کے اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب! ربانی صاحب اچھا۔

جناب فضل ربانی (وزیر محصولات و آبکاری): جناب سپیکر صاحب! عبدالاکبر خان صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے این ایف سی ایوارڈ میں ہمارا بھی یہی موقف ہے کہ پسماندگی کے لحاظ سے، غربت کے لحاظ سے صوبہ سرحد کو حصہ دیا جائے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے تو اس پر بات مزید ہو بھی سکتی ہے۔ ہم اس اسمبلی کو، اپنے ساتھیوں، اپوزیشن اور تمام ساتھیوں کے مشورے سے چلانا چاہتے ہیں اور صوبے کی بہتری کے لئے جو بھی ہمارے متفقہ مشورے سے مواقف ہو، اس کو آگے لے جا کر صوبے کے حقوق کے لئے اگر وہ Net Hydle Profit پر ہو، این ایف سی کے ایوارڈ پر ہو یا صوبے میں پسماندگی اور غربت زیادہ ہو اور پھر عوام پر اگر زیادہ بوجھ پڑتا ہو تو اس پر انشاءاللہ ہم آپس میں مل بیٹھ کر مشورے سے فیصلہ کر لیں گے۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو؟

جناب سپیکر: جی، انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جو مسئلہ عبدالاکبر خان نے اٹھایا ہے، میرے خیال میں اس پر اگر آپ ہاؤس میں تفصیلی بحث کی اجازت دے دیں کیونکہ جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ ہم آپس میں بیٹھ کر اور کوئی بندر بانٹ کر کے کوئی فیصلہ کر لیں۔ یہ مرکز سے متعلق ہے اور اس پر ہاؤس میں جو Debate ہوگی تو اس کا اثر اتنا Impact ہوگا کہ مرکزی حکومت اس چیز کے لئے

مجبور ہوگی کہ یہ پیسہ جو عبدالاکبر خان نے بتایا ہے، کہ آپ کا پانچ سوارب روپے کا جو بجٹ ہوتا ہے جو آپ کو Federal Divisible Pool سے باہر ہے اور جو NFC کا ایوارڈ آتا ہے وہ اس کے متعلق نہیں ہوگا۔ یہ وہ پیسہ ہے جو مرکز خود Developmental activities کے لئے خرچ کرتا ہے لیکن اس کا پتہ نہیں چلتا کہ مرکز یہ پیسے کون سے صوبے میں، نہ اس کا کوئی Ratio ہے، نہ کوئی Percentage ہے، نہ اس کا کوئی تناسب ہے وہ اپنی من مانی کر کے کسی جگہ پر خرچ کر لیں تو اس سے ہر ایک صوبے کو نقصان ہو سکتا ہے۔ لہذا اس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر بحث کی اجازت دی جائے اور اس میں آپ تمام، چاہے اپوزیشن ہو چاہے گورنمنٹ ہو، یہ پارٹیز کی بات نہیں ہے، یہ صوبوں کی بات ہے۔ اس سے تمام صوبوں کو فائدہ ہوگا اور مرکز کو یہ پتہ چلے کہ صوبے میں ایسے آپ کے Representatives بھی موجود ہیں جن کو اس کمزوری کا علم ہے کہ یہ پیسہ جو صوبوں سے مختلف بجٹ کی یا Taxes کی شکل میں اکٹھا ہو کر مرکز کے پاس جا پہنچتا تھا تو کچھ پیسہ آپ کو دوبارہ Federal Divisible Pool کے حوالے سے مل جاتا ہے۔ ہمیں اس پر بھی اعتراض ہے کہ جو Percentage ہے، لیکن وہ بحث ہم بعد میں کریں گے، اس لئے یہ بڑی Important چیز ہے، اس کو آپ ہاؤس میں پیش کریں اور اس میں کسی پارٹی کا یا کسی اور کا کوئی کام نہیں ہے۔ اس میں تمام صوبوں کے مفاد کی بات ہو رہی ہے اور میرے خیال میں اس سے اچھی Discussion اور کوئی بھی نہیں ہو سکتی۔ لہذا آپ سے استدعا ہے کہ اس کو ہاؤس میں پیش کر کے اور ہاؤس سے Permission لے کر ایک دن آپ ہمیں موقع دیں تاکہ اس پر ہم بات کر سکیں، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی ربانی صاحب۔

وزیر محصولات وآبکاری: جناب سپیکر صاحب! جو Date اور تاریخ مناسب ہو Discussion اور بحث کے لئے اس کی اگر منظوری دے دی جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بات تو ختم ہو گئی کیونکہ اس پر ہم متفق ہیں۔ ہاؤس سے میں پوچھتا ہوں کہ عبدالاکبر خان نے جو تحریک التواء پیش کی ہے کیا ایوان کی یہ رائے ہے کہ اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjourned motion, moved by honorable member Abdul Akbar Khan, Is unanimously admitted for discussion.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر اور اس میں معزز ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں ہم اس پر اب بحث کر سکیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Next, item No. 7. Mrs. Farrah Aqil Shah, MPA, to please move her Call Attention Notice No. 522, in the House. Mrs. Farrah Aqil Shah, MPA, please.

محترمہ فرح عاقل شاہ: تھینک یو سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ اس وقت صوبہ میں چار سو کے قریب خواتین ڈاکٹرز کنٹریکٹ پر ہیں جن میں اسی کے قریب فیمل ڈاکٹرز صرف شہر کے ہسپتالوں، ڈسپنریوں میں کام کر رہی ہیں۔ صوبائی حکومت نے ابھی 12 اگست 2003 کو پبلک سروس کمیشن کو کنٹریکٹ پر 119 فیمیل ڈاکٹرز کی سیٹیں دی ہیں جن پر یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ تمام حاصر سروس ڈاکٹرز لازماً PSC کے کنٹریکٹ کے لئے درخواستیں دیں گے اور اگر کوئی امیدوار ناکام ہوا تو اس کو نوکری سے نکال دیا جائے گا۔ بھرتی کی اس شرط سے ڈاکٹروں میں بے روزگاری کا خطرہ ہے اور بر سر روزگار ڈاکٹرز بے روزگار ہو جائیں گے۔ اس غیر قانونی شرط سے ڈاکٹروں میں تشویش اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے، لہذا اسمبلی اس کارروائی پر بحث کی اجازت دے۔ سر! میرے پاس "صبح" اخبار کا کل کا ایک تراشہ ہے جس کا میں ریفرنس دینا چاہونگی۔ جس میں لکھا ہوا ہے کہ تین سو پنتالیس کنٹریکٹ ڈاکٹرز کو ملازمت سے فارغ کرنے کا فیصلہ، کنٹریکٹ پر لئے گئے ڈاکٹروں میں بیاسی لیڈیز ڈاکٹرز بھی شامل ہیں جن کو دو سال کے عرصے کے لئے لیا گیا تھا۔ نئی بھرتیوں کے لئے سمری حکومت کو بھیج دی گئی ہے جس کی حتمی منظوری متوقع ہے۔ اس کے مطابق سر! اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ان کو ایک سال پورا ہونے کے بعد دوسرے سال ان کی نوکری ختم کر دی جائے گی۔ تو سر! یہ تو سراسر زیادتی ہے کہ جہاں پہلے ہی بے روزگاری اتنی زیادہ ہے وہاں Already روزگار پر لگے ہوئے لوگوں کو نکال دیا جائے۔ تو اس پر میں چاہتی ہوں کہ بحث کی اجازت دی جائے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون وپارلیمانی امور): تھینک یو جناب سپیکر سر! محترمہ نے جو ڈاکٹرز کے کنٹریکٹ کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے یہ بڑی اہم بات ہے جی لیکن کنٹریکٹ کے اشتہار میں سب سے پہلے اس کی شرائط Terms and conditions ہوتی ہیں کہ یہ کنٹریکٹ جو آپ کو ملنے والا ہے یا کنٹریکٹ پر جو نوکری ہو رہی ہے، وہ تقریباً ایک سال کی ہوگی یا دو سال کی ہوگی۔ اسی وجہ سے پبلک سروس کمیشن والوں کی معیاد پوری ہونے کے بعد جو اشتہار دیا گیا ہے تو ان کا کنٹریکٹ انہی شرائط کے تحت ختم ہو چکے ہیں نمبر 1۔ نمبر 2 بات یہ ہے کہ اس کنٹریکٹ میں اکثر زون وائز کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا جبکہ پبلک سروس کمیشن میں وزن وائز کا ایک سسٹم ہوتا ہے اور سسٹم کے Through پبلک سروس کمیشن میں یہ لوگ آتے ہیں لہذا جن شرائط پر انہوں نے نوکری قبول کی تھی ان شرائط کے مطابق ان کی نوکریاں ختم ہو رہی ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ان کی لاعلمی میں یا ان کے ساتھ کوئی ناانصافی ہو رہی ہے یا ان کو یہ پتہ نہیں تھا جب یہ کنٹریکٹ پر آ رہے تھے۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: سر! انکو یہ بتایا گیا تھا کہ دو سال کیلئے لیکن ابھی تو ایک سال بھی پورا نہیں ہوا۔۔۔۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: دو سال کے لئے جب کنٹریکٹ کے اشتہارات آ گئے تو بس ان کی معیاد پوری ہو گئی۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: یہ تو سر، غیر قانونی بات ہے نا کہ دو سال گزرے ہیں اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں منسٹر صاحب نے ایجنڈے پر چونکہ کنٹریکٹ پالیسی موجود ہے اور یہ کال اٹینشن نوٹس اس سے Link کرتا ہے تو۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Speaker: Next, Syed Mazhar Ali Qasim, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 524, in the House. Syed Mazhar Ali Qasim, MPA, please. Absent, it lapses. Next. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 526, in the House. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, please. Absent it lapses. Mr. Muhammad Tariq Khattak, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 537, in the House. Mr. Muhammad Tariq Khattak, MPA, please. Absent, it lapses.

څه چل مو کړے دے عبدالاکبر خان ؟

شمال مغربی سرحدی صوبہ ملازمت سے برطرفی (خصوصی اختیارات) (ترمیمی) آرڈیننس مجریہ 2003 کا پیش کیا جانا

Item No. 8. The honorable minister for Law and Parliamentary Affairs NWFP, to please lay on the table of the House, on behalf of the honorable Chief Minister NWFP, the North West Frontier Province Removal from Service (Special Powers) (Amendment) Ordinance, 2003. Minister for Law and Parliamentary Affairs, NWFP, please.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Thank you sir. I on behalf of the Chief Minister, NWFP, beg to lay on the table of the House the North West Frontier Province (Removal from Service (Special Powers) (Amendment) Ordinance, 2003. Thank you sir.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I move for amendments.

Mr. Speaker: The ordinance stands laid.

شمال مغربی سرحدی صوبہ پبلک سروس کمیشن (ترمیمی) آرڈیننس مجریہ 2003 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. The honorable minister for Law and Parliamentary Affairs, NWFP, to please lay on the table of the House, on behalf of the honorable Chief Minister, NWFP, the North West frontier Public Service Commission (Amendment) Ordinance, 2002. Minister for Law and Parliamentary Affairs-----

(Interruption)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، سر! یہ آپ Carried over agenda کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی۔ جی۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: اچھا بالکل ہو گا۔

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

Minister for Law: Thank you sir. I, on behalf of the honorable Chief Minister, NWFP beg to lay on the table of the House the

North West Frontier Province Public Service Commission (Amendment) Ordinance, 2002. Thank you sir.

Mr. Abdul Akbar Khan: I oppose sir.

Minister for Law: Oh, you are welcome.

Mr. Speaker: The ordinance stands laid. The sitting is adjourned till 10:00 A M tomorrow morning.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 16 دسمبر 2003ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)